

پیش لفظ

خدائے بزرگ و برتر کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے میری خواہش اور خواب کے مطابق مجھے اس زندگی میں بہت کام یا بیوں سے نوازا۔ بیالیں (اردو) میں نمایاں کام یا بی حاصل کرنے کے بعد ایم فل کی ڈگری کے حصول کے لیے میں نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا انتخاب کیا۔ اس مادر علمی میں داخلہ لینا اور پڑھنا میرے لیے ایک خواب کی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن اللہ رب العزت کی ذات نے میرے والدین کی دعاؤں کے صدقے مجھے اس قابل بنایا کہ میں نے اپنا دوسرا عالمی سفر اس عظیم درس گاہ سے کمل کیا۔

ان دوساروں میں مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ ان میں پہلا سال کورس ورک کا تھا جب کہ دوسرا سال میں مقالہ لکھنے کا موقع ملا۔ موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں میری مدد میرے مقالہ "گران" ڈاکٹر نعیم ورک نے کی۔ ان کی وجہ سے ہی میں اس قابل ہوئی کہ مقالہ لکھ سکوں۔ مقالہ نگاری چوں کہ ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ حالات حاضرہ میں جہاں ہر طرف افراتفری کا عالم ہے۔ لا بھری اور کتابوں تک رسائی مشکل ترین بن چکی ہے۔ کرونا وائرس نے جہاں تمام شعبہ ہائے زندگی کو متاثر کیا وہاں پورے تعلیمی نظام کو تہس نہیں کر دیا اس صورت حال میں اگر اللہ کا فضل، والدین کی دعا میں اور اساتذہ کرام کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی شامل حال نہ ہوتی تو میرے اس مقاولے کی تکمیل ناممکن تھی۔

میرے لیے مقالہ نگار "ڈاکٹر نعیم ورک" جیسے ذہین اور با کمال شخصیت کے زیر نگرانی مقالہ لکھنا بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ مجھے تشریف سے لگا ہونے کے باعث ڈاکٹر نعیم ورک نے میرے ذوق کے مطابق موضوع کا انتخاب کیا۔ میرے مقاولے کا عنوان "راشد الخیری کے معاشرتی ناولوں کا تاثیتی مطالعہ" ہے۔ مقاولے کے مواد کے حصول میں مجھے مختلف لا بھری بیوں میں جانا پڑا۔ جس سے میری ہبھی استعداد معلومات میں مزید اضافہ ہوا اور مواد کی تلاش میں بہت مدد ملی۔

میں نے اپنے مقاولے کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا باب "راشد الخیری: شخصیت و فن" کے عنوان سے جس میں راشد الخیری کے حالات زندگی، تصنیفی و تالیفی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرا باب کا عنوان "تاثیت، اردو ناول میں تاثیت" ہے۔ جس میں تاثیت کی تعریف، تاثیتی تحریک کا آغاز اور مشہور ناول نگاروں کے ہاں عورت کے تصور کو بیان کیا ہے۔ جب کہ تیسرا باب "راشد الخیری کے معاشرتی ناولوں کا تاثیتی مطالعہ" ہے جو کہ مقاولے کا موضوع ہے۔ اس میں مصور غم کے مشہور معاشرتی و اصلاحی ناولوں میں عورت کے تصور کو دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ چوں کہ راشد الخیری نے اپنے زیادہ تر ناولوں میں عورتوں کے ساتھ ہونے والی انصافیوں مثلاً بیوہ کے ساتھ بدتر سلوک، بیتم و مسکین بچوں کے ساتھ معاشرے والوں کا گھشا برتاؤ، بیٹیوں کے ساتھ غیر